(۱۶) صحیح البخاری، ایضاً ج ۲: ص ۸۵۵
(۱۷) زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی (م ۶۵۶ھ) ج ۳ ص ۱۱۶
(۱۸) صحیح البخاری، ایضاً، ج ۱، ص ۱۵۹
(۱۹) کنزالعمال ایضاً ج ۱۲ ص ۲۳۶
(۲۰) الحافظ ابی بکر عبداللہ بن محمد ابی شیبہ (م ۲۲۵) مصنف ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۷۱
(۲۱) وفاء الوفا بحوالہ تجلیات مدینہ مولانا احتشام الحسن
(۲۲) کنزالعمال ایضاً ج ۱۲ ص ۲۶۰
(۲۳) شرح صحیح مسلم ایضاً ج ۱ ص ۶۴۴
(۲۴) السجستانی، ابوداوٗد سلیمان بن اشعث (م ۲۷۵ھ) ابوداوٗد کتاب الحمد ج ۱ ص ۱۰۸
(۲۵) علامہ خلیل احمد سہارنپوری (م ۱۳۴۷ھ) بذل المجہود ج ۲۔ ص ۱۷۸
(۲۶) فتح الباری ایضاً ج ۲ ص ۲۹۹
(۲۷) کنزالعمال ایضاً ج ۱۲ ص ۳۳۵
(۲۸) ایضاً
(۲۹) مسند دارمی امام ابی محمد الدارمی (م ۲۵۵ھ) ج ۱ ص ۴۲)
(۳۰) فتح الباری ایضاً ج ۶ ص ۳۰۶
(۳۱) تاریخ المدینہ المنورہ ایضاً بحوالہ جامع الصغیر ص ۱۷۱ ج ۱
(۳۲) عیاض بن موسیٰ، القاضی ابوالفضل، الشفاء ج ۲ ص ۴۷
(۳۳) بذل المجہود ایضاً ج ۳ ص ۳۳)
(۳۴) شیخ الحدیث، مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ (فضائل درود شریف ص ۴۲)
(۳۵) تاریخ المدینہ المنورہ ایضاً بحوالہ وفا الوفاء
(۳۶) مسلم شریف ایضاً ج ۱ ص ۳۱۳
(۳۷) ایضاً ص ۶۴۴
(۳۸) موطا امام مالک ایضاً ج ۲ ص ۵۵۰
(۳۹) الترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ (م ۲۷۹ھ) جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۲۹
(۴۰) کنزالعمال ایضاً ج ۱۲ ص ۲۴۶
(۴۱) صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۵۳ ایضاً

محمد ابوبکر صدیق قاری

مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ
ایک آفتاب ڈوب گیا

یہ اٹل حقیقت ہے "کل نفس ذائقۃ الموت" ہر جی نے موت کو چکھنا ہے۔ موت سے تو کسی کو چارہ نہیں لیکن بعض انسانوں کی موت جھنجھوڑ کر رکھ دیتی ہے۔ ان کے سانحہ ارتحال کا صدمہ برداشت کرنا مشکل ہو جاتا ہے ذہنی سکون چھن جاتا ہے اور دل میں اضطراب کی موجیں متلاطم ہو جاتی ہیں۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے فرزند مولانا سید عطاء المحسن بخاری کی موت بھی ایک عظیم انسان کی موت ہے۔

اخبارات میں شاہ جی کی بیماری کی خبریں آئے دن شائع ہو رہی تھی میں اور میرے والد صاحب ان سے ملاقات کی غرض سے دس نومبر کو ملتان گئے ملتان ریلوے اسٹیشن پر نماز ظہر ادا کرنے کے بعد ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری کے گھر دار بنی ہاشم مہربان کالونی میں پہنچ کر ہم نے ایک آدمی سے راستہ دریافت کیا اس نے سرخ رنگ کی عمارت کی طرف جانے کا اشارہ کیا۔ قریب پہنچ کر پتہ چلا یہ مسجد ہے اور اوپر سرخ رنگ کیا گیا ہے۔ سرخ رنگ مجلس احرار اسلام کی شناخت تصور کیا جاتا ہے۔ مسجد کی پچھلی جانب ایک چھوٹا سا گیٹ تھا جس میں ہم داخل ہوئے تو عام طور پر معمولی قسم کی عمارت نظر آئی جس پر مجلس احرار اسلام کا پرچم لہرا رہا تھا اور سامنے میدان میں کچھ طلباء بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کو ہم نے مختصر سا تعارف کرایا اور مولانا سید عطاء المحسن بخاری سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ مدرسہ کے ایک استاد نے اظہار افسوس کرتے ہوئے بتایا کہ شاہ جی تو نشتر ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی حالت تشویش ناک ہے یہ سن کر ہمارے دل میں غم کی ایک لہر چھا گئی اور فوراً نشتر ہسپتال پہنچے۔ ایک گھنٹہ تک کمرہ تلاش کرنے کے بعد ایک ڈاکٹر صاحب نے رہنمائی کی اور ہم اس کمرے کے قریب پہنچ گئے جہاں امیر شریعت کے فرزند اپنے دو رفقاء کے ساتھ بستر علالت پر بیماری کی سختیوں کو سہہ رہے تھے۔ شاہ جی کا ایک رفیق رات دیر تک جاگنے کی وجہ سے پاس فرش پر چادر پر سو رہا تھا اور دوسرا شاہ جی کی چارپائی کے قریب کھڑا تھا۔ شاہ جی بھی سو رہے تھے اور چہرے پر ملتانی کالے رنگ کا کمبل پڑا تھا یوں لگتا تھا۔ جیسے کئی دنوں سے تکلیف میں رہنے کی وجہ سے اچانک نیند آ گئی ہو اس لئے ہم نے انہیں جگانا بہتر نہ سمجھا لیکن شاہ جی کے رفیق سے درخواست کی کہ ہم راولپنڈی سے شاہ جی کی زیارت کے لئے آئے ہیں اس لئے شاہ جی چہرے سے تھوڑا کمبل ہٹا دیتا کہ ہم زیارت کر سکیں۔ آخر ہماری خواہش پوری ہوئی اور شاہ جی کے نورانی چہرے کی نورانی کرنیں دل و نظر میں

جذب ہوگئیں۔ ہسپتال سے باہر آئے تو نمازِ عصر کا وقت قریب تھا نماز کے بعد ہم جلال باقری قبرستان کی طرف روانہ ہوئے جہاں ہمیں برصغیر کے نامور خطیب امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی قبر پر فاتحہ پڑھنی تھی۔ ہم قبر کی تلاش میں تھے کہ اتنے میں قبرستان کے قریب سے ایک بزرگ گزرے۔ انہوں نے نہ صرف ہمیں راستہ بتایا بلکہ خود ہمارے ساتھ گئے۔ ہمیں دور سے احاطے کے ارد گرد دیوار کے اوپر سبز رنگ کا آہنی جنگلا دکھائی دیا۔ اس بزرگ نے یہ بتایا کہ یہ جنگلا اس لیے لگایا گیا ہے کہ قبر پر آنے والے بعض عقیدت مند اس انداز میں محبت کا اظہار کرتے جس سے شرک و بدعت کی کیفیت رونما ہوتی۔ اس صورت حال کے پیش نظر یہ اہتمام کیا گیا تاکہ فاتحہ کے لئے آنے والے زائرینِ قبر کی زیارت کر سکیں۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی قبر کے ساتھ تھوڑی سی جگہ خالی تھی دوسری قطار میں ایک قبر تھی جس کی طرف اس ضعیف بزرگ نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ یہاں مولانا عطاء المحسن بخاری کی بیوی ابدی نیند سو رہی ہیں۔ مولانا عطاء المحسن بخاری کو بستر علالت پر دیکھ کر دل پہلے ہی اداس تھا۔ ان کی بیوی کی قبر دیکھ کر آنکھوں سے میں آنسو ٹپکنے لگے رات خیر المدارس ملتان کے مفتی عبدالستار صاحب مدظلہ کے ہاں قیام کیا صبح مولانا خیر محمد جالندھری، مولانا محمد علی جالندھری، حضرت قاری رحیم بخش کی قبر پر فاتحہ پڑھی۔ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے دفتر میں مولانا عزیزالرحمن جالندھری سے ملاقات کرنے کے بعد لاہور کے لئے روانہ ہونے لگے تو قدم رک گئے دل نہ مانا خیال آیا ایک بار پھر مولانا عطاء المحسن بخاری کی زیارت کریں۔ جس امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لئے پوری زندگی وقف کر دی اس کے جانشین کی زیارت کے لئے دوبارہ چلے جائیں تو کون سا مشکل ہے۔ دوسرے روز صبح گیارہ بجے دوبارہ نشتر ہسپتال کے گیٹ سے داخل ہوئے تو لوگوں کا بہت ہجوم تھا ایک گھنٹہ شاہ جی کا کمرہ تلاش کیا لیکن مایوسی ہوئی۔ ہسپتال کے باہر دوسری جانب پریشان کھڑے تھے۔ ہماری یہ حالت دیکھ کر اچانک ایک آدمی نے صحیح رہنمائی کی ہم چند ہی لمحوں کے بعد شاہ جی کے کمرے میں پہنچ گئے۔ شاہ جی نے ہمارے قدموں کی آہٹ سن کر اپنے رفیق سے پوچھا اتنے میں ہم شاہ جی کے قریب ہوگئے بتایا کہ ہم راولپنڈی سے آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ فرمانے لگے دعا کریں۔ ہمنے ان کے سامنے دعا کے کلمات اداء کئے تو بلند آواز میں شاہ جی نے آمین کہی۔ شاہ جی سے اجازت مانگی اور ہاتھ ملاتے ہوئے تھوڑے پیسے دینا چاہے تو فرمانے لگے میں نے پیسے نہیں لینے۔ اصل چیز دعا ہے۔ شاہ جی کے نورانی چہرے کو دیکھ کر کمرے سے باہر آنے کو جی نہیں چاہتا تھا لیکن وقت کی کمی اور سفر کی دوری کے خوف سے مجبور تھے کمرے سے باہر آنے کا جی نہیں چاہتا تھا۔ کمرے سے باہر آتے ہوئے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے فرزند اور ہزاروں عقیدت مندوں کے محبوب قائد کو ہم نے آخری نظروں سے دیکھا یہ ہماری شاہ جی کے ساتھ